عنوان: دکاندار کا کسی اور دکاندار سے چیز منگوا کر بیچنے کا حکم
کتاب: البیوع
باب: البیع الصحیح

استفتاء نمبر: 9990/2
نوعیت: واٹس ایپ
تاریخ: 22-01-22

استفتاء

مفتی صاحب آجکل بازاروں میں یہ صورت رائج ہے کہ ایک گاہک دکاندار کے پاس سامان خریدنے آتا ہے اور وہ چیز دکاندار کے پاس نہیں ہوتی تو دکاندار وہ چیز دوسرے دکاندار سے منگوا کر فروخت کرتا ہے، دکاندار نے مثلاً وہ چیز دوسرے دکاندار سے 100 روپے میں لی ہے تو آگے وہی چیز 120 روپے میں فروخت کر دیتا ہے شرعاً یہ بیچنا کیسا ہے؟

زید کا مؤقف ہے کہ یہ بیع جائز نہیں ہے کیونکہ یہ دکاندار گاہک کی طرف سے وکیل بن کر دوسرے دکاندار سے چیز لے کر آتا ہے (یعنی اس کے لیے پھر مزید 20 روپے لے کر گاہک کو دینا جائز نہیں ہے)، جبکہ بکر کا مؤقف یہ ہے کہ یہ بیع شرعاً درست ہے کیونکہ آجکل بازاروں کے عرف میں یہ چیز عام ہے کہ جو چیز دکاندار کے پاس نہیں ہوتی تو وہ دوسرے دکاندار سے منگوا کر فروخت کرتا ہے۔

مفتی صاحب جمہور فقہاء احناف کے نزدیک ان دونوں میں سے کس کا مؤقف درست ہے؟

الجواب: بسم اللہ حامداً ومصلیاً

مذکورہ صورت میں بکر کا مؤقف درست ہے اور ہمارے عرف میں اس صورت میں پہلے دکاندار کو وکیل نہیں سمجھا جاتا بلکہ گاہک کا مقصود بھی اس دکاندار سے خریدنا ہی ہوتا ہے اور اسے اگر قیمت مناسب لگے تو اس بات سے بھی غرض نہیں ہوتی کہ اس دکاندار کا بیچ میں نفع کتنا ہے، البتہ وہ پہلا دکاندار جب تک وہ چیز اس کی ملکیت میں نہیں آجاتی گاہک سے اس کی خرید وفروخت کا معاملہ نہیں کر سکتا (تاکہ غیر مملوک کی بیع لازم نہ آئے) اس سے پہلے گاہک کے آرڈر کی حیثیت صرف وعدہ کی ہوگی۔

نوٹ: یہ جواب عام عرف کے مطابق ہے ورنہ اگر کہیں باقاعدہ گاہک پہلے دکاندار کو خریداری کا وکیل بنائے تو اس صورت میں پہلے سے طے کیے بغیر اس دکاندار کے لیے اجرت لینا جائز نہ ہوگا۔

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ: حسیب احمد
رفیق: دار الافتاء والتحقیق
جامعہ دار التقویٰ چوبرجی پارک لاہور
۱ رجب المرجب: ۱۴۴۳ھ
۳ فروری: ۲۰۲۲ء

3-2-22

دار الافتاء والتحقیق
دار التقویٰ ٹرسٹ
متصل جامع مسجد الہلال چوبرجی پارک لاہور

فتویٰ
فتویٰ نمبر ۲۱۷/۲۶
مورخہ ۲۳/۱۲/۲۰۲۲